از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:30 نومبر 1959

دی سٹیٹ

بنام

ہیرا لال جی کوٹھاری و دیگران

(جعفر امام، جے ایل کپور، اور کے این وانچو، جسٹس صاحبان)

فوجداری قانون-معافی-سازش اور متعلقہ جرائم-اہم جرم کے لیے سرکاری گواہ کی معافی کی پیشکش ذیلی جرم کے لیے دوسرے ملزم پر علیحدہ مقدمہ چلائیں-ماتحت جرم کے لیے منظوری دینے والے کا معائنہ-قانونی حیثیت-مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1898، (ایکٹ V سال 1898)، دفعات 339، 377(1)-

9 مارچ 1956 کو مالی مفاد حاصل کرنے پر بجٹ تجاویز کو افشا کرنے کی سازش کا پتہ چلا اور مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ 165A، انسداد رشوات ستانی ایکٹ 1947 کی دفعہ 5(2)، آفیشل سیکرٹس ایکٹ 1923 کی دفعہ 5، اور مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ 120B کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔ تفتیش 10 مارچ 1956 کو شروع ہوئی، اور اس کے بعد مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 337 کے تحت ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے M کو معافی پیش کی۔ تکنیکی قانونی مشکلات کی وجہ سے مجموعہ تعزیراتِ ہند کی دفعہ 120B کے ساتھ پڑھے جانے والے آفیشل سیکرٹس ایکٹ کی دفعہ 5 کے تحت ملوث افراد کے خلاف شکایت درج کی گئی اور اس شکایت پر مجسٹریٹ کے سامنے کارروائی شروع ہوئی۔ ان کارروائیوں کے دوران استغاثہ M سے بطور سرکاری گواہ پوچھ گچھ کرنا چاہتا تھا، لیکن ملزم افراد نے اعتراض کیا کہ مجسٹریٹ کے سامنے کارروائی صرف آفیشل سیکرٹس ایکٹ کی دفعہ 5 کے تحت تھی جسے مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ 120B کے ساتھ پڑھا جاتا ہے اور اسے معافی نہیں کہا جاتا۔ ان جرائم کے لیے مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 337 کے تحت ٹینڈر کیا جا سکتا ہے، M کو

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سرکاری گواہ کے طور پر نہیں مانا جاسکتا لیکن اس سے صرف ایک عام گواہ کے طور پر پوچھ گچھ کی جاسکتی ہے۔استغاثہ کے لیے یہ دلیل دی گئی کہ چونکہ جس شخص کو معافی دی گئی تھی اس سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ جرم کے ارتکاب کے دوران کیے گئے دیگر ذیلی جرائم کی تفصیلات سمیت پوری سچائی بتائے جس کے لیے معافی دی گئی تھی،اس طرح کی معافی کو ذیلی جرائم کو شامل کرنے کے لیے منعقد کیا جانا چاہیے حالانکہ اس کی نوعیت دفعہ 377(I) میں مذکور نہیں ہے،اور اس لیے M کو موجودہ کارروائی میں منظوری دینے والا سمجھا جاسکتا ہے۔

قرار پایا گیا کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 377(I) کے تحت معافی صرف اس میں مذکور جرائم کے حوالے سے دی جاسکتی ہے اور چونکہ مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ 120B کے ساتھ پڑھے جانے والے آفیشل سیکرٹس ایکٹ کی دفعہ 5 دفعہ 337(I) کے الفاظ کے تحت نہیں آتی ہے،اس نوعیت کے جرم کے لیے کوئی معافی نہیں دی جاسکتی۔نتیجتاً، مجسٹریٹ کے سامنے کارروائی صرف ان جرائم کے حوالے سے تھی،اس لیے M کو ان کارروائیوں کے مقصد کے لیے سرکاری گواہ کے طور پر نہیں مانا جاسکتا تھا۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 25 سے 27 سال 1958۔

پنجاب عدالت عالیہ کے 25 جون 1957 کے فیصلے اور حکم سے اپیل، فوجداری ترمیم نمبر 184-D،185-D،186-D سال 1956 میں، جو 23 اکتوبر 1956 کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہوا، سیشن جج، دہلی کی فوجداری ترمیم درخواست نمبر 249، 250 اور 251 سال 1956 میں۔

اپیل کنندہ کی طرف سے بپن بہاری لال اور آر۔ایچ۔ دھیبر۔

جی سی ماتھر اور آئی این شراف، فوجداری اپیل نمبر 25 سال 1958 میں مدعاعلیہ کے لیے۔

اے جی رتنا پارکھی، فوجداری اپیل نمبر 26 سال 1958 میں مدعاعلیہ کے لیے۔

فوجداری اپیل نمبر 27 سال 1959 میں مدعاعلیہ پیش نہیں ہوا۔

30.1959 نومبر۔

عدالت کا فیصلہ وانچو جسٹس نے سنایا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

وانچو جسٹس۔ یہ تین اپیلیں پنجاب عدالت عالیہ کی طرف سے ایک فوجداری معاملے میں دیے گئے تین سرٹیفکیٹوں میں سے پیدا ہوتی ہیں۔ان سے مل کر نمٹا جائے گا کیونکہ ان میں اٹھایا گیا نقطہ عام ہے۔اس مقصد کے لیے ضروری مختصر حقائق یہ ہیں: راشٹرپتی بھون میں ایک گورنمنٹ پرنٹنگ پریس ہے جسے راشٹرپتی بھون پرنٹنگ پریس کے نام سے جانا جاتا ہے جو نئی دہلی میں صدر کی اسٹیٹ میں واقع ہے۔جیکبز اس پریس کے جنرل فورمین تھے۔ہر سال بجٹ کی تجاویز جیکبز کی نگرانی میں اس پریس میں چھاپے جاتے ہیں۔ہمیشہ کی طرح، جیکبز نے فروری 1955 میں بھی اپنی سرکاری حیثیت میں بجٹ تجاویز کی پرنٹنگ کی نگرانی کی۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیکبز نے اس کے لیے مالی مفاد حاصل کرنے پر بجٹ کی تجاویز کو افشا کرنے کی سازش کی۔ نتیجتاً، تجاویز کو ڈی پی چڈا کے سامنے پیش کیا گیا اور ایک اے ایل مہرا کے بذریعے بمبئی کے کچھ تاجروں کو منتقل کیا گیا، جن میں نند لال مورے اور ہیرا لال جی کوٹھاری شامل تھے۔یہ سب آفیشل سیکرٹس ایکٹ نمبر XIX سال 1923 کی توضیعات کے خلاف کیا گیا تھا۔مزید برآں انسداد رشوات ستانی ایکٹ نمبر 1 کے تحت ایک جرم کیا گیا۔دوسرے سال 1947 میں بھی بجٹ کی تجاویز کو ظاہر کرنے کے لیے جیکبز کو رقم ادا کی گئی تھی۔فروری 1956 میں 1956-57 کے لیے بجٹ تجاویز کے حوالے سے بھی ایسا ہی ہوا۔یہ 9 مارچ 1956 کو دریافت ہوا، اور مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ A-165، انسداد رشوات ستانی ایکٹ کی دفعہ 5(2)، آفیشل سیکرٹس ایکٹ کی دفعہ 5 اور مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ B-120 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا اور تفتیش 10 مارچ 1956 کو شروع ہوئی۔اس کے بعد 23 مارچ 1956 کو ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 337 کے تحت اے ایل مہرا کو معافی دے دی۔مذکورہ بالا چار جرائم کی وضاحت ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے مہرا کو معافی دینے کے حکم میں کی گئی تھی۔اس کے بعد تکنیکی قانونی مشکلات کی وجہ سے اس میں ملوث افراد کے خلاف مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ B-120 کے ساتھ پڑھے جانے والے آفیشل سیکرٹس ایکٹ کی دفعہ 5 کے تحت شکایت درج کی گئی اور اس شکایت میں کہا گیا کہ انسداد رشوات ستانی ایکٹ کی دفعہ 5(2) کے تحت الزام کے حوالے سے کارروائی الگ سے کی جائے گی۔اس کے بعد اس شکایت پر مجسٹریٹ کے سامنے کارروائی شروع ہوئی۔یہ بات قابل ذکر ہے کہ جہاں تک انسداد رشوات ستانی ایکٹ کی دفعہ 5(2) اور مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ A-165 کے تحت جرائم کا تعلق ہے ابھی تک کوئی کارروائی شروع نہیں ہوئی ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

مجسٹریٹ کے سامنے ان کارروائیوں کے دوران، استغاثہ مہرا سے بطور سرکاری گواہ تفتیش کرنا چاہتا تھا۔اس کے بعد ملزموں نے اعتراض کیا کہ چونکہ مجسٹریٹ کے سامنے کارروائی صرف آفیشل سیکرٹس ایکٹ کی دفعہ 5 اور مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ B-120 کے تحت ہوتی ہے، اس لیے مہرا سے سرکاری گواہ کے طور پر پوچھ گچھ نہیں کی جا سکی اور اس کے نتیجے میں کیس کو سیشن عدالت کے ساتھ منسلک نہیں کیا جا سکا بلکہ اسے خود مجسٹریٹ کے ذریعے نمٹا دیا جانا چاہیے۔ مجسٹریٹ نے فیصلہ دیا کہ مہرا کو ایک سرکاری گواہ کے طور پر مانا جا سکتا ہے اور اس لیے اس کے سامنے کی کارروائی وابستگی کی کارروائی کی نوعیت کی ہوتی ہے۔اس کے بعد سیشن جج کے پاس ایک نظر ثانی کی گئی جس نے یہ رائے اختیار کی کہ چونکہ مجسٹریٹ کے سامنے کارروائی مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ B-120 کے ساتھ پڑھے جانے والے آفیشل سیکرٹس ایکٹ کی دفعہ 5 کے تحت تھی اور چونکہ ان جرائم کے لیے مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 337 کے تحت کوئی معافی نہیں دی جا سکتی، اس لیے مہرا کو سرکاری گواہ کے طور پر نہیں مانا جا سکتا اور اس سے ایک عام گواہ کے طور پر جانچ پڑتال کی جانی چاہیے اور کارروائی کو مجسٹریٹ کے سامنے مقدمے کی کارروائی کے طور پر منعقد کیا جانا چاہیے نہ کہ وابستگی کی کارروائی۔اس لیے انہوں نے عدالت عالیہ کو سفارش کی کہ مجسٹریٹ کے حکم کو کالعدم قرار دیا جائے۔

عدالتِ عالیہ نے سیشن جج کے نقطہ نظر کو برقرار رکھا اور اسی کے مطابق حکم دیا۔اس نے آئین کے آرٹیکل 134(I)(c) کے تحت سرٹیفکیٹ دیے؛ اور اسی طرح ریاست کی طرف سے یہ تین اپیلیں ہمارے سامنے دائر کی گئی ہیں۔

ہمارے سامنے جو واحد سوال اٹھایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ مجسٹریٹ کا نظریہ درست ہے اور مہرا کو ایک سرکاری گواہ کے طور پر سمجھا جا سکتا ہے اور اس کے سامنے کی کارروائی کے مقاصد کے لیے اس کی جانچ کی جا سکتی ہے۔یہ سوال کہ آیا کیس کو سیشن عدالت کے حوالے کیا جانا چاہیے، اب باقی نہیں ہے کیونکہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ ملزموں میں سے ایک نے سیشن عدالت کے ذریعے مقدمے کی سماعت کے لیے کہا ہے جیسا کہ آفیشل سیکرٹس ایکٹ کی دفعہ 13(2) کے تحت فراہم کیا گیا ہے۔عدالت عالیہ نے مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 337 کا جائزہ لیا اور اس نتیجے پر پہنچی کہ اس دفعہ کے تحت معافی صرف اس میں مذکور بعض جرائم کے حوالے سے دی جا سکتی ہے۔یہ مزید رائے تھی کہ جیسا کہ آفیشل سیکرٹس ایکٹ کی دفعہ 5 کو 8 کے ساتھ پڑھا گیا۔ مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ B-120 کا دفعہ 337 (1) کے الفاظ میں احاطہ نہیں کیا گیا تھا اور چونکہ مجسٹریٹ کے سامنے کارروائی صرف ان جرائم کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

حوالے سے تھی، اس لیے مہرا کو ایک سرکاری گواہ کے طور پر نہیں مانا جا سکتا تھا، جسے ان کارروائیوں کے مقصد کے لیے معافی دی گئی تھی۔

مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 337 کا محض جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ عدالت عالیہ کا نظریہ درست ہے۔ دفعہ 337(1) مندرجہ ذیل جرائم کے سلسلے میں معافی کی پیشکش فراہم کرتی ہے، یعنی۔

(i) کوئی بھی جرم جس کی ساعت خصوصی طور پر عدالت عالیہ یا سیشن عدالت کے ذریعے کی جا سکے۔

(2) کوئی بھی جرم جس کی سزا قید ہو جس کی مدت سات سال تک ہو۔

(3) مجموعہ تعزیرات ہند کی درج ذیل دفعات میں سے کسی کے تحت کوئی جرم: 161، 165، 165-A، 216-A، 369، 401، 435 اور 477-A۔

اس طرح معافی صرف اس جرم کے حوالے سے دی جا سکتی ہے جو ان میں سے کسی ایک زمرے میں آتا ہے۔ یہ متدعویہ نہیں ہے کہ مجموعہ تعزیراتِ ہند کی دفعہ 120-B کے ساتھ پڑھے جانے والے آفیشل سیکرٹس ایکٹ کی دفعہ 5 کے تحت کوئی جرم ان میں سے کسی بھی زمرے میں نہیں آتا ہے۔ لہٰذا اگر کارروائی صرف مجموعہ تعزیراتِ ہند کی دفعہ 120-B کے ساتھ پڑھے جانے والے آفیشل سیکرٹس ایکٹ کی دفعہ 5 کے تحت کسی جرم کے حوالے سے ہوتی تو مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 337 لاگو نہیں ہوتی اور کسی بھی شخص کو معافی نہیں دی جا سکتی۔ تاہم، اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ دفعہ 337(I) اس شخص کی اس شرط پر معافی دینے پر غور کرتی ہے کہ وہ جرم کے سلسلے میں اپنے علم میں موجود تمام حالات کا مکمل اور صحیح انکشاف کرے اور ہر دوسرے متعلقہ شخص کو، چاہے وہ مقر ہو یا معاون، اس کے کمیشن میں؛ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص سے معافی دی جاتی ہے اس سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ پوری سچائی بتائے جس میں کسی دوسرے ذیلی جرم کی تفصیلات بھی شامل ہوں جو جرم کے ارتکاب کے دوران انجام دی گئی ہو جس کے لیے معافی دی جاتی ہے اور اس لیے اس طرح دی گئی معافی کو شامل کیا جانا چاہیے۔ ذیلی جرم، اگرچہ، اگر اکیلے ذیلی جرم کا ارتکاب کیا گیا تھا اور وہ دفعہ 337(I) میں مذکور نوعیت کا نہیں تھا، تو اس کے لیے کوئی معافی نہیں دی جا سکتی تھی۔ اس سلسلے میں مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 339 پر بھی انحصار کیا گیا ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ جہاں کوئی بھی شخص جس نے جان بوجھ کر کوئی ضروری چیز چھپا کر یا جھوٹا ثبوت دے کر معافی قبول کی ہے، جس شرط پر پیشکش کی گئی تھی، اس کی پابندی نہیں کرتا، اس پر اس جرم کے لیے مقدمہ چلایا جا سکتا ہے جس

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

کے سلسلے میں معافی دی گئی تھی یا کسی دوسرے جرم کے لیے جس میں وہ اسی معاملے کے سلسلے میں مجرم معلوم ہوتا ہے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ دفعہ 339 میں اسی معاملے کے سلسلے میں کیے گئے کسی بھی دوسرے جرم کے مقدمے کی سماعت کے لیے مخصوص شق سے پتہ چلتا ہے کہ معافی دوسرے جرم کا بھی احاطہ کرے گی حالانکہ یہ ایسا جرم نہیں ہو سکتا جس کے لیے معافی دی گئی ہو اور دی جاسکتی ہو۔

ہماری رائے ہے کہ دفعہ 339 میں ان الفاظ کے استعمال سے ایسا کوئی نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا، کیونکہ یہ دفعہ مکمل طور پر ایک مختلف ہنگامی صورتحال سے متعلق ہے، یعنی آیا معافی کی شرائط کی تعمیل کی گئی تھی۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ دفعہ 337 کے تحت دی گئی معافی استغاثہ سے تحفظ ہے۔ ان شرائط کی تعمیل کرنے میں ناکامی جس پر معافی دی جاتی ہے اس تحفظ کو ختم کر دیتی ہے۔ دفعہ 339 میں جو کچھ کہا گیا ہے، بشرطیکہ اس دفعہ کے تحت مطلوبہ سرٹیفکیٹ سرکاری وکیل کے ذریعے دیا گیا ہو، وہ یہ ہے کہ جس شخص کو معافی دی گئی ہے اس پر اس جرم کے لیے مقدمہ چلایا جاسکتا ہے جس کے لیے معافی دی گئی تھی اور ساتھ ہی کسی دوسرے جرم کے لیے بھی جس میں وہ اسی معاملے کے سلسلے میں مجرم ظاہر ہوتا ہے۔ یہ بالکل ویسا ہی ہوگا جیسے کہ دفعہ 339 میں محض یہ کہا گیا ہو کہ معافی کی شرائط پر عمل نہ کرنے پر ایسی معافی ضبط کر لی جائے گی۔ لہذا دفعہ 339 کے الفاظ دفعہ 337 کی تشریح میں کوئی مددگار نہیں ہیں اور ہمیں یہ فیصلہ کرنے میں 337 کے الفاظ پر غور کرنا چاہیے کہ آیا مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ B-120 کے ساتھ پڑھے جانے والے آفیشل سیکرٹس ایکٹ کی دفعہ 5 کے تحت کسی جرم کے لیے معافی دی جا سکتی ہے یا نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جس درخواست میں پولیس نے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے معافی کی درخواست کی تھی یا ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم پر معافی کی درخواست کی تھی، آفیشل سیکرٹس ایکٹ کی دفعہ 5 کا ذکر دیگر جرائم کے ساتھ کیا گیا تھا جن کے لیے معافی دی جاسکتی تھی، اس کا مطلب یہ نہیں ہوگا کہ اس ایکٹ کے تحت کسی جرم کے لیے معافی دی جا سکتی ہے اگر دفعہ 337(1) میں فراہم کردہ قانون کے تحت آفیشل سیکرٹس ایکٹ کی دفعہ 5 کے تحت کسی جرم کے لیے معافی نہیں دی جاسکتی۔ جیسا کہ ہم دفعہ 337(1) کو پڑھتے ہیں، ہمارے ذہن میں یہ بالکل واضح ہے کہ معافی صرف اس شق کے تحت دی جاسکتی ہے جس میں تین زمروں کے جرائم کا ذکر کیا گیا ہے اور پہلے ہی اوپر اشارہ کیا گیا ہے اور کوئی اور نہیں۔ چونکہ مجموعہ تعزیراتِ ہند کی دفعہ B-120 کے ساتھ پڑھے جانے والے آفیشل سیکرٹس ایکٹ کی دفعہ 5 ان میں سے کسی بھی زمرے میں نہیں آتی ہے، اس جرم کے حوالے سے کوئی معافی نہیں دی جاسکتی۔ لہذا، مہرا جس کو معافی دی گئی ہے، ان سے ان کارروائیوں میں ایک سرکاری گواہ کے طور پر تفتیش نہیں کی جاسکی جو صرف مجموعہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

تعزیراتِ ہند کی دفعہ B-120 کے ساتھ پڑھے جانے والے آفیشل سیکرٹس ایکٹ کی دفعہ 5 کے تحت جرم سے متعلق ہیں۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے اس نظریے کی حمایت میں تین مقدمات کی طرف ہماری توجہ مبذول کرائی کہ دفعہ 337(I) کے تحت معافی نہ صرف اس قسم کے جرائم کے لیے دی جاسکتی ہے جو اس میں شمار کیے گئے ہیں بلکہ دیگر جرائم کے لیے بھی جو اس میں درج جرائم کے ارتکاب کے دوران کیے جا سکتے ہیں لیکن جو دفعہ 337 (I) کی قیود کے اندر نہیں ہو سکتے۔ یہ مقدمات یہ ہیں: ملکہ-سلطنت بنام گنگا چرن (1)؛ ہارومل پرمانند بنام ایمپرر (2)؛ اور شیام سندر بنام ایمپرر (3)۔ تاہم یہ مقدمات مکمل طور پر مختلف حالات کا حوالہ دیتے ہیں اور مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 337(I) کی تشریح سے متعلق نہیں تھے۔ ان تمام معاملات میں عدالتوں کے سامنے جو سوال پیدا ہوا وہ یہ تھا کہ کیا ایک سرکاری گواہ جس پر بعض جرائم کے لیے دفعہ 339 کے تحت مقدمہ چلایا گیا تھا، اس پر مقدمہ چلایا جاسکتا ہے یا اس پر مقدمہ چلایا جانا چاہیے۔ انہوں نے ان مخصوص معاملات میں دی گئی معافی کی قیود کو بھی تبدیل کر دیا۔ یہ مؤقف اختیار کیا گیا کہ جہاں کوئی سوال پیدا ہوتا ہے کہ معافی کسی سرکاری گواہ کو کس حد تک تحفظ فراہم کرے گی، اس کے ساتھ تنگ نظری سے پیش نہیں آنا چاہیے، اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے کہ معافی کے ٹینڈر کو مد نظر رکھتے ہوئے قانون سرکاری گواہ کی طرف سے تنگ اور پابند بیان کو مدعو نہیں کرتا ہے بلکہ اس جرم یا جرائم سے متعلق اس کے علم میں موجود تمام حقائق کا مکمل اور مکمل انکشاف کرنے کی ضرورت ہے جس کے بارے میں اس نے ثبوت دیا تھا۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 339 کے تحت مقدمے کی سماعت ہونے پر جو تحفظات لاگو ہوتے ہیں وہ بالکل مختلف ہوتے ہیں۔ دفعہ 339 کے فقرہ سے پتہ چلتا ہے کہ اپنے مقدمے کی سماعت میں، یک منظور کنندہ یہ دعویٰ کرنے کا حق رکھتا ہے کہ اس نے ان شرائط کی پابندی کی ہے جن پر معافی کی پیشکش کی گئی تھی اور اگر وہ یہ ثابت کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے کہ اس نے ان شرائط کی تعمیل کی ہے جن پر پیشکش کی گئی تھی تو وہ ان تمام جرائم کے سلسلے میں قانونی کارروائی سے محفوظ ہے جو اس معاملے کے سلسلے میں کیے گئے ہیں جو اس جرم کو جنم دیتے ہیں جس کے لیے معافی دی گئی تھی۔ یہ تینوں مقدمات واقعی اس سوال کو جنم دیتے ہیں کہ آیا ملزم نے ان شرائط کی تعمیل کی تھی جن پر اسے معافی دی گئی تھی اور یہ قرار پایا گیا تھا کہ اس نے اس کی تعمیل کی تھی۔ ان حالات میں دفعہ 339 کے تحت مقدمے کی سماعت کو غلط قرار دیا گیا۔ ہم موجودہ معاملے میں دفعہ 339 سے متعلق نہیں ہیں۔ ہمیں یہ فیصلہ کرنا ہے کہ آیا مجموعہ تعزیراتِ ہند کی دفعہ B-120 کے ساتھ پڑھے جانے والے آفیشل

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سیکرٹس ایکٹ کی دفعہ 5 کے تحت کسی جرم کی صورت میں مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 337(I) کے تحت معافی دی جاسکتی ہے یا نہیں۔اس کا دفعہ 337(I) کی قیود پر صرف ایک ہی جواب ہو سکتا ہے، یعنی کہ اس نوعیت کے جرم کے لیے کوئی معافی نہیں دی جاسکتی۔ لہذا، چونکہ مجسٹریٹ کے سامنے موجودہ کارروائی صرف مجموعہ تعزیراتِ ہند کی دفعہ 120-B کے ساتھ پڑھے جانے والے آفیشل سیکرٹس ایکٹ کی دفعہ 5 کے تحت کسی جرم کے لیے ہے، اس لیے مہرا سے اس عدالت میں سرکاری گواہ کے طور پر پوچھ گچھ نہیں کی جاسکتی۔ان اپیلوں میں کوئی طاقت نہیں ہے اور انہیں اس طرح مسترد کر دیا جاتا ہے۔

اپیلیں خارج کردی گئیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document